

ادبیات

عزل

جناب آلم مظفر نگری

برائے امتحانِ عشق جب ہم ناتواں نکلے
 حرمِ گلستاں روشن ہو جس بجلی کے جلوؤں سے
 اٹھاتے کیا زمین و آسمان بارِ امانت کو
 میں سمجھوں کیوں نہ اس بزمِ طرب کو محفلِ ماتم
 ازل کے دن لبِ فطرت پہ جو تیرے یں محفل تھے
 سنائی جا سکی پھر کونسی رودادِ غم ان کو
 رہے گرم سفرِ جوار نہ پہنچے اپنی منزل تک
 بہ عبرت ہم بھی آخر دیکھ لیں انجامِ فصلِ گل
 ازل سے تا بہستی یہ تمنا ہم کو لے آئی
 سلامت ذوقِ آزادی کہ ہم اکثر تصور میں
 طریقِ بندگیِ عشق سے گو ہم نہ تھے واقف
 یہ آئی کونسی منزل نہ ساحل ہو نہ دریا ہے
 آلم رتے جھینس حاصل تھے عرفانِ حقیقت کے

سلام

جناب سعادت نظیر

دیکھنے والے اگر خونِ شہیداں دیکھتے
 بھول جاتے منظرِ صبحِ وطنِ اہل و وطن
 کچ تو یہ ہر جن کے دل میں سوزِ درد و غم نہیں
 دل سے ہم قائل اگر ہوتے "حسینی عزم" کے
 آفتابِ عشق سے ہر جن کو نسبت اے نظیر
 قطرے قطرے میں چمکتا ایک طوفاں دیکھتے
 جس گھڑی وہ عالمِ شامِ غریباں دیکھتے
 وہ چراغِ زندگی کو کیا فروزاں دیکھتے
 گردِ شِشِ دوراں کو بھی محکومِ انساں دیکھتے
 ظلمتِ شب میں نہ کیوں صبحِ درخشاں دیکھتے